السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

درباب جوازاخذزکوٰۃ وصدقات اہل بیت رااگر حدیثے دریں باب آمدہ باشدعنائت فرمائندہ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح بادکہ درباب جوازاخذزکوٰۃ اہل بیت کدامی حدیث صحیح یا ضعیف نیامدہ بلکہ ازاحادیث صحیحہ واقوال محدثین ممانعت معلوم مے شود آرے فقہاء حنفیہ درجوازاخذزکوٰۃ اہل بیت رادریں زمان روداشتہ اندو گفتہ اندکہ دراں زمان کہ خمس کجااست اگرگیرندروا باش وایں قول صرف امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ است ودیگرائمہ ثلاثہ حرام مے گویندچنانچہ ازاحادیث ثابت مے شود۔ واللہ اعلم بالصواب

(حررہ السید عبدالحفیظ عفی عنہ) (سید محمدنذیرحسین)

ھوالموفق:...فی الواقع کوئی حدیث صحیح یا ضعیف ایسی نہیں آئی ہے، جس سے اہل بیت کے لیے اخذزکوٰۃ کا جوازثابت ہو، بلکہ احادیث سے صاف صاف یہی ثابت ہے کہ اہل بیت پر زکوٰۃ حرام ہے، اور علامہ ابو طالب اور ابن قدامہ اور ابن رسلان نے اس حرمت پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے، یعنی یہ کہا ہے کہ تمام علماء کے نزدیک بالاتفاق اہل بیت پر زکوٰۃ حرام ہے، سبل السلام میں ہے:

((وکذا ادعی الاجماع علیٰ حرمتھا علیٰ الہ ابوطالب وابن قدامہ))

اور نیل الاوطارمیں ہے:

((وکذا حکی الاجماع ابن رسلان))

مگرابوعصمہ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ اس زمانہ میں بنی ہاشم کوزکوٰۃ دینا، اوران کو لینا جائز ہے، اوراسی روایت کی بنا پر بعض متاخرین حنفیہ نے فتویٰ دیا ہے کہ بنی ہاشم کوزکوٰۃ لینا درست ہے، لیکن اب عصمۃ کی روایت احادیث صحیحہ کے صریح خلاف ہے، ایک نہیں بہت سی حدیثیں اس روایت کورد کرتی ہیں، اور عندالحنفیہ بھی اس روایت پر فتویٰ نہیں ہے، کیونکہ یہ روایت ظاہر المذہب اور ظاہر الروایات کے خلاف ہے، رسائل الارکان میں ہے:

((ولایجوزصرف الزکوٰۃ الی بنی ہاشم لما مروعن ابی ہریرۃ قال اخذ الحسن بن علی تمرۃ من تمرۃ الصدقات فجعلھا فی فیہ فقال رسول اللہ ﷺ کخ کخ ارم بہا اما علمت انا لا تحل لنا الصدقۃ رواہ الشیخان وفی الباب احادیث کثیرۃ لابعد ان یدعی تواترمعنا ہاد فی فتح القدیر روی ابوعصمۃ عن ابی حنیفۃ انہ یجوزفی ہذاالزمان صرف الزکوٰۃ الی بنی ہاشم وان کان ممتنعاً فی ذالک الزمان الظہورشدۃ الحاجۃ فیہم لا یعطیہم احد صلۃ وقدافتی بعض المتاخرین بہذہ الروایۃ وہذا کلہ خطاء وغلط لانہ مخالف للنصوص القاطعۃ انتہیٰ))

اور بحرالرائق میں ہے:

((اطلق الحاکم فی بنی ہاشم ولم یصرح بزمان ولابشخص للاشارۃ الیٰ ردروایۃ ابی عصمۃ عن الامام انہ یجوزالیٰ بنی ہاشم فی زمانہ وللاشارۃ الیٰ رد الروایۃ بان الہاشمی یجوزلہ ان یدفع زکوٰۃ الیٰ مثلہ لان ظاہر الروایۃ الطلاق المنع انتہیٰ))

الحاصل بنی ہاشم سے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے، کسی حدیث سے اس کا جوازثابت نہیں، یہ مذہب امام شافعی اورامام مالک اورامام احمد اورتمام ائمہ دین کا اور عندالحنفیہ بھی یہی مفتی بہ اور ظاہر المذہب اور ظاہر الروایت ہے، ہاں زکوٰۃ کے سوانفل صدقات کی نسبت علماء کا اختلاف ہے، بعض اہل علم کے نزدیک نفی صدقات بھی بنو ہاشم پر حرام ہیں، اوراکثرحنفیہ کے نزدیک جائز ہے، اورحنابلہ اورشافعیہ کے نزدیک بھی علی القول الصحیح جائز ہے، سبل السلام میں ہے:

((وقد ذہب طائفۃ الیٰ تحریم صدقۃ النفل ایضاً علی الاول واخرناہ فی حواشی ضوء النہار لعموم الاولۃ))

اور نیل الاوطارمیں ہے:

((واما آل النبی ﷺ فقال اکثرالحنفیۃ وہوالمصح عن الشافعیۃ والحنابلۃ انہا تجوزلہم صدقۃ التطوع دون الفرض قالواالان الحرم علیہم انما ہواوساخ الناس وذالک ہوالزکوٰۃ المفروضۃ لاصدقۃ التطوع وقال فی البحرانہ خصص صدقۃ التطوع القیاس علی الہبۃ والہدیۃ والوقف وقال ابویوسف وابوالعباس انہا تحریم علیہم کصدقۃ الفرض لان الدلیل لم یفصل انتہیٰ))

اورفتح الباری میں ہے:

((وثبت عن النبی ﷺ الصدقۃ اوساخ الناس کما رواہ مسلم ویؤخذ من ہذا جوازالتطوع دون الفرض انتہیٰ))

(واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم۔ (کتبہٗ محمدعبدالرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہٗ) (فتاویٰ نذیریہ ص ۴۸۷ جلد نمبر ۱

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد7ص251۔253

محدث فتویٰ